سوال

(129)پاکستانی قانون کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگرپاکستان میں زنا کے متعلق قانون شہادت کو عمل میں لایاجاتا ہے توکیااس سے زنا بڑھ جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

میرے محترم دوستو!آپ لوگ ان سوالات کی نوعیت پر بھی توغور کرکیاایسے سوالات کسی عقل یاہوش وحواس رکھنے والے کے ہوسکتے ہیں ؟

اس سوال کامطلب یہ ہواکہ اگرچہ اس وقت پاکستان میں زناکم ہے کیونکہ بڑھ جانایہ کسی چیزکی فرع ہوتی ہے اس بات کی کہ پہلے یہ کم ہے لیکن اسلامی قانون شہادت کے عمل سے بڑھ جائے گا۔ حالانکہ یہ بات مشاہدات اورواقعات کے برخلاف ہے اس وقت زنا کے متعلق قانون شہادت ابھی عمل میں نہیں آیا ہے ، تب بھی زنااوراس کے اسباب ومحرکات ہمارے ملک میں پاکستان میں اس قدرزیادہ ہیں جوان کے تجربہ کے بعدزبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ کیا

یہ اسلامی ملک ہے ؟ اسلامی معاشرہ یاسوسائٹی ہے ؟ ملحداوربے دین لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں جن کی وجہ سے زنااراس کے محرکات واسباب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے مگرافسوس آج دیکھنے والوں کی آنکھیں دیکھنے سے محروم ہیں ، ان کی آنکھوں کے سامنے معاشرہ کابیڑہ غرق ہورہاہے مگران کوکچھ نظرنہیں آتااورپھراوپر سے یہ کہتے رہتے ہیں کہ اسلامی قانون شہادت عمل میں آئے گاتوزنابڑھ جائے گا۔ تف وہ ایسی سمجھ پر۔ حیف ہوایسی بے ہودہ سوچ پر!دراصل ان کواسلامی تہذیب کی شناخت نہیں ہے اسلام جوکہ پاک سوسائٹی کی بنیادرکھنا چاہتا ہے اس کویہ لوگ جانتے تک نہیں ہیں ، اسلام نے جوزنا کے قلع قمع کیلیئے جوارشادات عالیہ دیئے ہیں ان سے یہ بھی عقل کے دشمن سراسرناواقف ہیں ، اسلامی قانون شہادت کازنا کے بڑھنے یاکم ہونے میں کوئی حصہ نہیں ہے اس قانون کاایک مقصد ہے جوآگے بیان کیاجاتا ہے ۔ (اِن شاء اللہ)

زنا کے بڑھنے کے اسباب صرف یہ ہیں کہ اسلام جیساسماجی نظام وجودمیں لاناچاہتا ہے اوراس کےلیے جواحکامات اوراوامرونواہی فرمائے ان پر عمل نہیں ہے ۔ اس حقیقت کوخوب ذہن نشین کرلیناچاہیے کہ اسلام ہروقت ٹکٹکی تیارکرکے نہیں کھڑاہے کہ بس کوئی آئے اوراس پرچڑھ کراس کاخاتمہ کیاجائے ، بلکہ جیساکہ کہاجاتا ہے کہ ''آخرالدواء الکی ''یعنی داغناآخری دوائی ہے ، جوصرف اس حالت میں عمل میں لائی جاتی ہے جب مرض کاعلاج دوسری دوائی سے نہ ہورہاہو۔ ایسے نہیں ہے کہ جس کوسرمیں دردہواس کوداغ دیاجائے یا جس کوپیٹ میں دردہواس کوبھی داغ لگایاجائے ، بعینہ اسی طرح اسلامی حدودایک آخری چارہ کارہے ۔ اس سے پہلے مسلمانوں کامعاشرہ ہوگاتواول زناکابیج ہی ختم ہوجائے گااس کے حدودکی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی لیکن پھربھی اگرایسے معاشرے کے باوجودبھی کوئی نالائق منہ نکالتا ہے اورتمام پابندیوں کوتوڑکرنفس شیطان کابندہ ہوجاتا ہے اورایسی بدکاری کرتا ہے تواس کوایسی عبرت ناک سزادی جائے کہ دوسرے ایسے نالائق لوگوں کےلیے سبق بن جائے ۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد اجنبیہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے ، یعنی شیطان ضرور ان کے دلوں میں ناجائز خیالات ڈالے گا اور وہی خیالات انسان کے ارادے کے اسباب بن جاتے ہیں اور اگر ارادہ کیا تو جا کر برائی کے گڑھے میں گرے گا ۔ لیکن یہ حضرات اگر جان بوجھ کر یہی پرچار کرتے ہیں کہ عورتوں کو نکالو ان کا پردہ چاک کرو ان کو کھلم کھلا میدانوں پر جلوہ افروز ہونے دو ۔ یہی وجہ ہے کہ ہر تفریح گاہ جیسا کہ میلے اور کلفٹن بازاریں وغیرہ آج کل بے پردہ عورتوں سے بھری ہوئی ہیں ۔ یہ لوگ ان کی بے پردگی کی حمایت کیوں کرتے ہیں ، صرف اس لیے کہ ان کی حریص اور شہوت پرست آنکھوں کی ضیافت کا سامان میسر ہو اور ان اچھی شکل وصورت والی حسین وجمیل عورتوں کو دیکھ کر ان کی بے لغام آنکھیں ٹھنڈی ہوں ۔ ورنہ دوسروں کی عورت کو باہر نکالنے اور بے پردہ کرنے سے آخر ان کو اور کیا حاصل ہوتا ہے ؟ جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ حضور ﷺ نے کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے مگر آج کل کے مغرب زدہ انسان کالجز اور یونیورسٹیز میں مخلوط تعلیم کی کیوں حمایت کرکے اپنی بیٹیوں اور نور نظروں کو پروفیسروں اور شاگردوں کے ساتھ اکیلے ملاقات ومجلس کے لیے اور ان کے ساتھ کندھا کندھے کے ساتھ ملا کر ان نام نہاد تعلیمی اداروں کے گندے ماحول میں خود جاکر چھوڑ کر آتے ہیں ۔

میرا اپنا چشم دید واقعہ ہے کہ یونیورسٹیز میں ایسا ماحول ہے جیسا کہ ہندوؤں کی کتابوں میں ملتا ہے کہ سری کرشن پانی کے بیچ میں بیٹھا ہے اور کتنی ہی گوپیاں اس کے اردگرد کھڑی ہیں بعینہ ، اسی طرح پروفیسر صاحب کرشن کا روپ بنا کے بیچ میں کرسی لگا کے بیٹھ جاتا ہے اور اس کے اردگرد زرق وبرق لباس میں ملبوس اور پاوڈر اور لب اسٹک کی سرخی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور اپنے حسن کے بے پناہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر وہ نوجوان لڑکیاں اس پروفیسر کے اردگرد گوپیوں کے روپ میں کرسیوں پر براجمان ہوتی ہیں ۔ خدارا انصاف سے بتائیں ضمیر کی آواز کی طرف کان دے کر سنو ، اس ہیئت اور کیفیت میں پروفیسر صاحبان کیا پڑھاتے ہوں گے اور وہ طالبات کیا سبق حاصل کرتی ہوں گی ، کیا یہ بھی میرے لکھنے کے متقاضی ہے ؟ اور پھر میرا یہ بھی تجربہ ہے کہ یہ پروفیسر محض ان نوجوان لڑکیوں کے منظور نظر بننے کی خاطر امتحانوں میں زیادہ نمبر دے دیتے ہیں حتیٰ کہ کچھ لڑکے ڈبل یا ٹرپل ایم ۔ اے کر رہے ہوتے ہیں اور وہ یونیورسٹی ''حور '' ایم ۔ اے کے پہلا امتحان دے رہی ہوتی ہے ، پھر بھی اس کو اس لڑکے سے زیادہ نمبر ملیں گے اور وہ لڑکا جس کو زیادہ نمبر ملنے کا امکان ہوتا ہے اس کو کم نمبر دیئے جاتے ہیں ۔

راقم الحروف کی آنکھوں نے کیا کچھ دیکھا ہے یہ داستان بہت لمبی ہے جس کو بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے تو ایسے ماحول میں اور ایسے جذبات سفلیہ کو بھڑکانے والے حالات میں نوجوانوں میں زنا کے محرکات اور اس کی مائل کرنے کی باتیں پیدا نہ ہوں گی تو کیا وہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما جیسے پاکباز انسان بنیں گے ؟ یہاں پر اور بھی بہت کچھ لکھ سکتے ہیں ، مگر سر دست اسی پر اکتفا کرتے ہیں ۔

ب :...... اسلام کا حکم ہے کہ کوئی غیر مرد کسی غیر محرم عورت کی طرف نہ دیکھے ، اسی طرح عورت کو بھی یہی حکم ہے کہ غیر مرد سے اپنی نظر کو جھکائے (سورۃ النور) لیکن اس حکم کی ہمارے ملک میں پاکستان میں جو مٹی پلید کی جاتی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے ۔

ج :...... اسلام کا یہ حکم ہے کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت اور بغیر سلام کیے ہوئے مت داخل ہو ، (سورۃ النور) نبی کریم ﷺ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی دوسرے کے گھر کے سوراخ وغیرہ سے گھر والوں کی بے خبری کی حالت میں دیکھا اور گھر والوں کو اس کا پتہ پڑ گیا اور انہوں نے کسی چیز سے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو ان پر کوئی دیت وغیرہ نہیں ہوگی ۔

د :...... اسلام کا حکم ہے کہ آپ کے خادم یا آپ کے چھوٹے بچے دو تین وقتوں میں اپنے والدین سے اجازت لے کر پھر آئیں ۔ (1) صبح کی نماز سے تھوڑا پہلے (2) دوپہر کے وقت جب گھر والے گرمی کی وجہ سے کپڑے وغیرہ اتار کر سو رہے ہوں (3) عشاء کی نماز کے بعد (سورۃ النور) یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ اوقات خلوت کے ہوتے ہیں انسان اپنے گھر میں اپنی بیوی کے ساتھ خلوت میں یا ایسے لباس میں ہوسکتا ہے جس میں ان کو دیکھنا جائز اور مناسب نہیں ، کیونکہ اگر بچوں نے اس عمر میں ایسی چیز کا مشاہدہ کیا تو وہ شہوانی خیالات کی طرف متوجہ ہوسکتے ہیں ، لہذا دین اسلام میں اتنی بھی اجازت نہیں ہے کہ چھوٹے بچے بھی اپنے والدین کے پاس ان اوقات میں بغیر اجازت کے نہیں جاسکتے ۔ آج اسی دین کے پیروکاروں کا کیا حال ہے ۔ ان کے گھر T.V سے بھرے ہوئے ہیں ۔ جن سے کئی فحش ڈرامے ، بیہودہ موسیقی اور انتہائی شرم ناک باتیں نشر ہوتی ہیں ۔ اجنبی عورتوں کی صورتیں واضح طور پر دیکھی جاتی ہیں ، حالانکہ ان کو ان عورتوں سے نظروں کو جھکانے کا حکم ہے ، خدا کے لیے ان پر کچھ غور کریں جن گھروں میں ایسی فاحش مناظر اور بے حیائی والی باتیں ہوں گی

ان کی اخلاقی حالت کیا ہوگی؟ ایسے گھر فحاشی کے اڈاے نہ بنیں گے تو کیا پاکیزہ انسانوں والے ماحول بنیں گے؟ دل اور نفس اسی طرح نفسانی خواہشات مرد اور عورت دونوں میں فطرتا رکھی ہوئی ہے، پھر ایسے گھروں میں جب ایسے بے حیامناظر نشر ہوں گے تو کیا ان شوق سے دیکھنے والوں مرد عورتوں کے دلوں میں سفلی جزبات کو بھڑکانے والے محرکات پیدانہیں ہوں گے؟ یہاں کچھ اور بھی زیادہ کچھ لکھنے کی ضرورت ہے لیکن کاغذکی تنگ دامنی اور مضمون کی طوالت سے بچنے کے لیے قلم کو روکنا پڑرہا ہے۔

ھ:...... اسلام جاندار چیزوں کی تصویر کشی سے سختی سے روکتا ہے، اس سلسلے میں بے شمار احادیث تواتر کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں، تصویر کی ان بے اندازخرابیوں اور برائیوں میں سے ایک یہ بھی ہے اس فن کو اتنا فروغ دیا گیا ہے جو عورتوں کی چھپی تصویروں کو تو چھوڑو، برہنہ تصاویر بھی راقم الحروف نے دیکھی ہیں، تم کسی بھی دکان پر جاوگے تو تقریبا ہر چیز پر عورت کی تصویر نظر آئے گی خاص طور پر دار اللباس پر جاوگے تو وہاں عورت کا بڑا مجسمہ نظر آئے گا، ایسا سب کچھ کیوں ہے؟

و:...... گانا بجانا، صحیح بخاری کی حدیث سے حرام وناجائز معلوم ہوتا ہے لیکن ہماری قوم کا کیا حال ہے جو گانے بجانے اور ڈانس وغیرہ سے اس کو فراغت ہی نہیں ملتی، کیا گانے بجانے اور ساز وغیرہ کے برے نتائج سے ہمارے سمجھدار لوگ عاجز ہیں، میرے خیال میں گانا بجانا اور اس آواز وغیرہ سے انسان کے دل ودماغ پر ایسا خراب اثر پڑتا ہے اور اس کی عقل پر اتنا نشہ چڑھا دیتا ہے کہ اتنا نشہ شراب بھی نہیں چڑھاتی، ایسا ساز سننے والا جس عورت سے وہ ساز یا آواز سن رہا ہوتا ہے تو اس کو ایسے خیالات آتے ہیں ابھی ابھی اٹھ یا جا کر اس بہترین آواز والی عورت کو اپنی آغوش میں لے۔ ہمارے سلف صالحین نے ایسے ساز والی آواز کو زنا کا محرک یا رقیۃ الزنا تصور کیا ہے۔ اسی طرح کئی دوسری ایسی
اشیاء وغیر ہمارے ملک میں بہت ہیں۔ کیا وہ ساری اشیاء زنا کی محرکات میں سے نہیں ہیں اور بالفعل اس کے اضافہ میں بہت بڑا رول ادا نہیں کیا ہے؟ کیا یہ سینمائیں وغیرہ زنا کے وجود میں لانے کی کامیاب فیکٹریاں نہیں ہیں؟ اگر یقینا ہیں جیسا کہ یقینا ہیں بھی تو پھر وہ معترض حضرات بتائیں اتنے بڑے زنا کا طوفان بد تمیزی میں آخر اسلام کا قانون شہادت کیا اضافہ کرے گا، آخر اس حالت میں اضافہ کی گنجائش کہاں ہے، پیمانہ پہلے ہی لبریز ہے، اگر کچھ ڈالوگے تو چھلک پڑے گا، باقی اس میں کیا اضافہ ہوگا؟ آپ نرم مزاجی سے میری گزارشات پر نظر ڈالیں، پھر سوچیں کیا میں نے جھوٹ لکھا ہے؟

بہر حال زنا اور اس کے محرکات کے اضافے کا سب سے بڑا سبب اسلامی قوانین کی پاسداری نہ کرنا اور اسلامی معاشرے کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے دیے ہوئے احکامات سے انحراف اور اوپر بیان کیے ہوئے بے حیائی کے کاموں سے لگاو رکھنے کی وجہ سے ہے۔

اب میں اسلام کی زنا کے متعلق شہادت کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں، اسلام نے جو احکامات، سوسائٹی اور معاشرے کو پاکیزہ رکھنے کے لیے دیئے ہیں، ان پر اگر ہم پوری طرح عزم واستقلال سے عمل کریں، تو نتیجتا ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جس میں زنا تو دور کی بات ہے زنا کی بو بھی نہیں آئے گی اور نہ ہی اس تک پہنچنے کے اسباب ومحرکات ہوں گے، ایسے معاشرے میں اولا زنا ہوگا ہی نہیں، لیکن پھر بھی اگر کوئی جنیت وبدباطن انسان جرات کرکے انتہائی برا کام کرتا ہے تو اسلام نے اس کے لیے نہایت ہی سخت اور عبرتناک سزا تجویز کی ہے، یعنی اگر غیر شادی شدہ کنوارہ ہے تو اسے ۱۰۰ سو کوڑے لگائے جائیں اور اگر شادی شدہ ہے تو اس کو رجم (سنگسار) کرنے کا حکم ہے، اور اس کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیئے تاکہ سب کو اس سے عبرت حاصل ہو، مطلب کہ اسلام کے احکامات پر عمل کرنے سے اول تو ایسی برائی وجود میں ہی نہیں آئے گی اگر اکا دکا واقعہ ہو بھی گیا تو اس کو سزا بھی ایسی ملے گی جس سے دوسرے بھی سبق حاصل کریں گے اور ایسی بے حیائی سے باز آئیں گے۔

اب جب کہ زنا کے لیے اتنی بڑی سزا مجوزہ ہے تو اس کے نفاذ کے لیے گواہی بھی ایسی پکی ہونی ے چاہیے، کیونکہ رجم (سنگسار) والا آدمی تو یقینا ختم ہوجائے گا، لیکن جس کو سو کوڑے لگیں گے وہ بھی تو بڑے خطرے میں ہے، یعنی جان جانے کا بھی خطرہ ہے، لہذا انسانی حیاتی کو مد نظر رکھ کر اس کی ثابتی کے لیے ایسا سخت قانون شہادت مقرر کیا گیا ہے ورنہ اگر ایک دو آدمیوں کی گواہی کافی سمجھی جاتی تو پھر کتنے ہی لوگ محض اپنی ذاتی دشمنی اور عناد کی بنا پر کسی پرہیزگار آدمی کو بھی اس میں ملوث کرسکتے ہیں تاکہ اس کی جان جوکھے میں چلی جائے۔ اسی طرح کئی بے گناہ بھی اس کی لپیٹ میں آسکتے ہیں، اس لیے قانون شہادت کو سخت مقرر کیا گیا ہے۔ اس صورت میں معاشرہ پاک ہونے کی وجہ سے اول تو زنا کا وجود ہی نہیں ہوگا اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوگی گئی اور دو تین آدمیوں نے دیکھ بھی لیا ہے لیکن چار گواہوں کا معاملہ پورا نہیں ہوا ہے، لہذا ان لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس کی پردہ پوشی کریں شاید وہ مرد بھی شرمندہ ہوکر اپنے کیے ہوئے گناہ پر از حد پشیمان ہو اور سچے دل سے توبہ تائب ہو اور اللہ تعالی اس کو معاف فرمادے۔ بہر حال گواہوں کا اندازہ پورا نہیں ہے تو ان کو پردہ پوشی کرنی چاہیے کیونکہ ایسے پاکیزہ معاشرہ جس کے اکثر لوگ اس کام سے دور ہوتے ہیں، اس میں ایک دو مثالوں سے کوئی نمایاں نقصان نہیں ہوتا۔ اس لیے گواہوں کے نامکمل ہونے

کے موقع پراس پر پردہ پوشی کرنا ہی بہترین طرز عمل ہے، نہ کہ ڈنڈھوراپٹا جائے تاکہ جس کو پتہ نہیں ہے اس کو بھی پتہ چل جائے۔ اس طرح سے مسلم معاشرہ میں بے حیائی کی اشاعت ہوگی اور لوگ سوچیں گے کہ اس سوسائٹی میں بھی ایسے مرد یا خواتین موجود ہیں جن سے برائی کا کام پورا کروایا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ چیزاور زیادہ معاشرے کی خرابی کا باعث بن جائے گی۔ اور لوگ برائی کا سوچیں گے، اور پردہ پوش سے برائی کی اتنی اشاعت نہیں ہوگی، قرآن کریم میں بھی برائی کی اشاعت کے بارے میں سخت مذمت کی گئی ہے، جس طرح اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اِنَّ لَّذِینَ یُحِبُّونَ اَن تَشِیعَ لفَٰحِشَةُ فِی لَّذِینَ ءَامَنُوا لَهُم عَذَابٌ اَلِیمٌ فِی لدُّنیَا وَ لءَاخِرَةِ وَ للَّهُ یَعلَمُ وَاَنتُم لَا تَعلَمُونَ (النور:١٩)

یعنی ''بے شک وہ لوگ جو ایمان والے لوگوں میں بے حیائی کی بات پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کی بے حیائی کی بات کو اشاعت کرنے سے جو خطرناک نتائج نکلیں گے یا تباہ کن اثرات پیدا ہوں گے ان کی سنگینی کا علم اللہ تعالی ہی رکھتا ہے، تمہیں اس کا کوئی علم نہیں۔''

بہر حال بے حیائی جس طرح خود بے حد خراب اور بڑا گناہ کا کام ہے اس طرح اس کی اشاعت اور ترویج بھی نہایت ہی خراب اور گناہ کا کام ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے :

((من ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والآخرة)) (مسلم)

''یعنی کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

مگر یہ ساری باتیں وہاں کارگر ثابت ہوں گی۔ جہاں اسلامی معاشرہ قائم ہوگا۔ باقی ہمارا ملک جس میں پہلے ہی بے حیائی کی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں، اسلامی نظام والا معاشرہ ہی نہیں ہے بے حیائی کی باتیں عروج پر ہیں۔ برائی کے محرکات چپے چپے پر قدم قدم پر سامنے آرہے ہیں، ایسے ماحول میں کوئی بھی اسلامی قانون کارآمد ثابت نہیں ہوگا اگرچہ اس کی تقاضا کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائی جائے لہذا ہمارے مسلمانوں کو سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہیے اور ذہن میں رکھنا چاہیے کہ کوئی بھی اسلامی قانون برائی کو پھیلانے اور اس میں اضافے کا باعث نہیں بن سکتا، بلکہ اسلام کے سارے قوانین نور اور روشنی رشد وہدایت کے راستے ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے دنیا آخرت دونوں میں انسان سر خرو ہوسکتا ہے اور برائی کا نام ونشان نیست ونابود ہوجائے گا، لیکن اگر ہمارا معاشرہ ہی خراب ہو تو بجائے اسلامی قوانین پر نکتہ چینی کرنے کے اپنے معاشرے کی اصلاح کرنی چاہیے لیکن لوگ خواہ مخواہ پانی اندرونی خباثتوں کو ظاہر کرنے کی خاطر لوگوں کے سامنے فضول اور بیہودہ سوالات اٹھا کر کوئی ان کی خدمت نہیں کر رہے اور نہ ہی مجموعی طور پر انسانی بھلائی کا سامان اٹھا کرتے ہیں محض اپنا منہ خراب کرتے ہوئے اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 483

محدث فتویٰ